www.KitaboSunnat.com

انجینئر عبدالقدوس سلفی۔

عصرِ حاضر کا سیاسی شرک

یوں تو ہر دور میں انسانوں کا ایک گروہ انبیاؑ و رسل کے پیش کردہ احکاماتِ الہیۃ کے بارے میں کہتا رہا کہ

"یہ سب کچھ تمہاری اپنی آسیب زدہ شخصیت کا اظہار ہے۔ حقیقت سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن اِس عصرِ حاضر میں بھی غیر مسلموں کا ایک ہجوم بات وہی کہتا ہے لیکن اعترافِ عظمت کے ساتھ۔"

ڈاکٹر مچل ایچ ہارٹ (MICHAEL H. HART) اپنی تصنیف "ایک سو" "The Hundred" میں ایسے سو آدمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جنہوں نے تاریخ پر سب سے زیادہ اپنے اثرات مرتب کئے ہیں۔ سرِ فہرست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں رکھتا ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی تاریخ میں ایسے عدیم المثال اثرات چھوڑے ہیں کہ کسی بھی دوسری مذہبی یا غیر مذہبی شخصیّت کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہو سکا۔"

اسی طرح ٹامس کارلائل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا انسان تسلیم کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کو تسلیم تو کرتا ہے مگر اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسولؐ تھے۔

گویا ان غیر مسلموں کا ہجوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو اعلیٰ ترین تو ماننے کے لئے تیار ہے لیکن یہ کہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذہنی کاوش و اختراع نہیں بلکہ تمام "وحی" کے ذریعہ ربِّ کائنات کا نازل شدہ کلام ہے۔ تمام اسلامی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خود وضع کردہ نہیں بلکہ سب کی سب اللہ ہی کی طرف سے ملنے والی بذریعہ وحی ہدایات کا مجموعہ ہیں، کا قطعاً اقرار کرنے کو تیار نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمائندہ ہیں خود شریعت ساز نہیں۔ شریعت پیش کرنیوالے ہیں۔ قرآنِ مجید اللہ کی طرف سے نازل کردہ دستور ہے اور سنتِ رسول اللہ ہی کی طرف سے اُس دستور کی واحد متعین تعبیر ہے۔ دینِ شریعت کے معاملہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں ملایا اور نہ ہی اللہ عزوجل کی طرف سے انہیں ایسا کرنے کی اجازت تھی۔ جس کا ثبوت قرآنِ پاک کی اس آیت میں موجود ہے۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ۔ (سورۃ التحریم : ۱)

"اے نبیؐ! آپ نے اس چیز کو کیوں حرام کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حلال کی تھی، آپ بیویوں کی رضا چاہتے ہیں"

آیت کا مفہوم اِس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اگر اتفاقاً ایسی روش کا اظہار ہوا بھی تو بذریعہ وحی فوراً اصلاح فرمادی گئی۔

ہر نبی کی معصومیت کا یہی ثبوت تو ہے کہ اُس کی کوئی بات غلط رہ ہی نہیں سکتی۔ اُس کی فوراً اصلاح کردی جاتی رہی ہے۔ نبی اور غیر نبی میں بنیادی فرق یہی ضابطہ تو ہے کہ نبی کے اقوال و افعال کی باگ ڈور "وحی" کے ہاتھ ہوتی ہے اور اسی ضابطہ کا دوسرا نام عصمت ہے۔ اور غیر نبی اس ضابطہ سے آزاد ہونے کی وجہ سے خطاکار ہونے کی امکانی صورت کی زد میں زیادہ رہتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ط (النساء : ۸۰)

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی"

اب اللہ تعالیٰ اگر بذاتِ خود اپنے احکامات لوگوں کو سمجھائے، انسان اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے اُس نے انبیاء و رُسُل کا سلسلہ مقرر فرمایا، اُن پر وحی بھیجی۔ نبیؐ کا ہر قول و فعل و تقریر سب اللہ ہی کی طرف سے ارسال کردہ وحی کے تابع ہوتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ نبیؐ کے ذریعے اللہ کی اطاعت مقصود ہوتی ہے، بلکہ نبیؐ پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ خود بھی اس کی پیروی کا پابند ہوتا ہے۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ۔ (سورۃ الأنعام : ۵۰)

"مَیں تو صرف اپنی طرف نازل کردہ وحی کی پیروی کرتا ہوں"

اگر کوئی شخص نبیؐ یا رسولؐ کے غیر مشروط کے مطاع ہونے سے یہ استدلال کرتا ہے کہ "نعوذ باللہ" نبی اللہ کا نائب بن کر اقتدارِ اعلیٰ (Sovereignty کے معنی) میں اللہ کا شریک ہوتا ہے اور قانون سازی میں بھی اُسے اختیارات حاصل ہوتے ہیں تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اس حکم کی صریحًا خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے جس میں اپنی شخصیّت کے بارے میں اُمت کو افراط و تفریط سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ۔ اِنَّمَآ اَنَا عَبْدٌ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

بقولِ حالیؔ؛ نبیؐ کو جو چاہیں، خدا کر دکھائیں،

اماموں کا رُتبہ نبیؐ سے بڑھائیں

مزاروں پہ دِن رات نذریں چڑھائیں،

شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے

نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

واضح رہے کہ اقتدار اور اطاعت ہم معنی نہیں ہیں کہ نبی کی اطاعت سے اس کا اقتدارِ اعلیٰ ثابت ہو بلکہ نبیؐ اللہ ہی کی اطاعت کرانے آتا ہے۔ اِس معاملہ سے اسے اللہ کا شریک بنانا سخت غلطی ہے۔

یاد رکھیئے یہ شرک کی خوفناک قسم ہے۔ جس کا براہِ راست سیاست و حکومت سے تعلق ہے۔ قرآنِ مجید نے اس کا خوب نوٹس لیا ہے۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ۔ (الشّوریٰ : ۲۱)

"کیا انہوں نے ایسے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں، جو دین سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لئے وہ شریعت بناتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے کوئی اذن نہیں دیا۔"
شریعت سازی میں اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ کسی کو اس میں
شریک نہیں کرتا۔

وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ط (الکھف : ۲۶)
"وہ کسی کو اپنے حکم (تشریع) میں شریک نہیں کرتا۔"

اس لئے حاکمیتِ اعلیٰ کا منصب صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ــــ نبی اللہ تعالیٰ کی شریعت کا اعلان کرتا ہے اور اپنے نمونۂ عمل سے رشد وہدایت کا تعین بھی ۔ نبیؐ کی سیاسی حکمرانی وحی و نبوّت کی روشنی میں ہوتی ہے اور اُمت کے لئے اس کی خلافت آگے چلتی ہے۔ منصبِ نبوّت و رسالت پر اب کوئی فائز نہیں ہوسکتا۔ البتہ منصبِ حکومت و سیاست میں نبی کے خلفاء و جانشین آتے رہیں گے۔ اسی نظام کا نام "خلافت" ہے۔ اب جو بھی منصبِ نبوّت پر بیٹھے گا، وہ کافر قرار دیا جائے گا، اور نبیؐ کی چھوڑی ہوئی سیاسی کرسی پر جو بیٹھے گا وہ خلیفۃ المسلمین کہلائے گا ــــ بیعتِ رُشد و ہدایت اور بیعتِ حکومت جو نبیؐ کی ذات میں جمع تھیں اب علیحدہ ہوگئیں۔ بیعتِ رُشد و ہدایت (جس کا تعلق محض نبیؐ کے ساتھ تھا) کا سلسلہ ختم اور بیعتِ خلافت و حکومت کا سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری رہے گا۔ ــــ جن یارانِ طریقت نے یہ فرق نہیں سمجھا۔ وہ بیعتِ رُشد و ہدایت سے باز نہیں آئے اور نبوّت کی کرسی پر جلوہ افروز ہیں ــــ اور عصرِ حاضر میں ایسے منکرین پیدا ہورہے ہیں کہ حاکمیت میں نبیؐ کو اللہ کا شریک بنا رہے ہیں ــــ نبیؐ کی اطاعتِ مستقلہ سے انہوں نے یہ نظریہ کشید کرلیا ہے کہ حاکمیتِ اعلیٰ کا منصب اللہ اور رسول دونوں کے پاس ہے۔ساورنٹی (اقتدارِ اعلیٰ) میں اللہ کے ساتھ اس کا رسولؐ بھی شریک ہے۔

یہ ہیں وہ یارانِ طریقت جو کبھی وحدۃُ الوجود کا مشرکانہ عقیدہ گھڑ کر شرک فی الذات کے مرتکب ہوتے رہیں اور کبھی ندا لغیر اللہ واستمداد بغیر اللہ کے عقائد اختیار کرکے شرک فی الالوہیت کا ارتکاب کرتے ہیں، اور پھر یہی لوگ جب سیاست کے میدان میں حکومت کی بات کرتے ہیں تو اس وقت تک ان کی تسکین نہیں ہو پاتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک وہ نبیؐ کو اللہ کا شریک نہ بنا لیں۔

مشرکین مکہ وقتاً فوقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے مطالبات کیا کرتے جن سے آپؐ کسی نہ کسی درجہ میں اللہ تعالیٰ کے شریک بن سکتے تھے اور آپؐ نے اللہ کی طرف سے اُن کی تردید فرمائی۔ حتیٰ کہ انہوں نے آپؐ کو آسمان پر چڑھنے کو بھی کہا آپؐ نے بایں الفاظ تردید فرمادی۔

سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل: ۹۳)

"(تم لوگوں نے مجھے کیا سمجھا ہے) میرا رب ہی تمام کمزوریوں سے پاک ہے میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں"

قرآن مجید میں تبدیلی کا مطالبہ ہوا کہ:

اِئْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۔ (یونس: ۱۵)

"اے محمدؐ! اس قرآن کے بدلے کوئی اور لاؤ یا پھر اسی کو بدل ڈالو"

آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (یونس: ۱۵)

"اے نبیؐ کہہ دیجئے! میرے اختیار میں نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی ردوبدل کروں، میرے لئے بھی اُسی وحی کی پیروی فرض ہے (جو میں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں)"

اب اگر نبیؐ کو کسی قسم کا اختیار ہوتا تو ترمیم فرما دیتے۔ آپؐ نے سرے سے شریعت میں تبدیلی کے اختیار کی نفی فرما دی ——— کیونکہ جو شریعت بنانے والا ہوگا وہی اس میں تبدیلی کا مجاز ہو سکتا ہے۔ "نہ میںؐ نے شریعت بنائی ہے اور نہ ہی میںؐ اس میں تبدیلی کا اختیار رکھتا ہوں"۔

اگر نبیؐ کو شریعت ساز تصور کر لیا جائے تو سوال پیدا ہوگا کہ کیا اُس شریعت کی اتباع نبیؐ پر فرض ہے جو اس نے خود بنائی ہو؟ ——— یا تو آپؐ کو شریعت (وحی الٰہی) کی اتباع سے نکالنا پڑے گا ——— جو لوگ نبیؐ کو حکم و شریعت میں اللہ کا شریک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ ذرا یہ تو بتائیں: اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ کی پابندی نبیؐ کے لئے ضروری تھی یا نہیں۔ اگر ضروری تھی تو یہ حکم کس نے دیا: اللہ تعالیٰ نے یا نبیؐ نے اگر نبیؐ نے دیا ہے تو کیا نبیؐ نے اپنے آپ کو بھی یہ حکم سنایا تھا؟ یہاں یہ بات بھی واضح ہونی چاہیئے کہ رسولِ اکرمؐ جو حکم اُمت کو سُناتے ہیں وہ اللہ کا حکم ہی ہوتا ہے۔ اس کی اتباع وہ خود بھی کرتے ہیں ـــــ اس لئے کتاب کے ساتھ سنّتِ رسولؐ بھی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے جو کہ نبیؐ سے صادر ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو نبیؐ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ سنت اللہ کی نہیں ہوتی، نبیؐ کی ہوتی ہے لیکن اللہ کیطرف سے ہوتی ہے۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ۔ (سورۃ الأنعام: ۵۰)

"میں تو اس (شریعت) کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے"

ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (الجاثیۃ: ۱۸)

"پھر ہم نے تجھے (اے نبیؐ) شریعت پر لگایا ہے جو ہمارے امر سے ہے۔ پس تو اسی کی پیروی کر اور جاہلوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا"

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ۔ (الشوریٰ: ۱۳)

"اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے لئے دین میں سے شریعت بنائی"

ان تمام آیات میں شریعت سازی کی نسبت صرف اللہ کی طرف ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ وضاحت تو اس آیت میں ہے:

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط (یوسف: ۴۰)

"شریعت سازی صرف اللہ کا حق ہے"

اُمت کے عُلماء کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ جہاں وہ توحیدِ ربوبیت والوہیت پر بیسیوں کتابیں لکھ چکے ہیں وہاں توحیدِ حکم پر کچھ لب کشائی کریں، ایسے فتنوں سے آنکھیں بند کرنا اپنے فرائض سے تغافل برتنے کے مترادف ہے۔ وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ